مولای صل وسلم دائما ابدا　　درسِ حدیث　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

## کلونجی میں ہر مرض سے شفاء سوائے موت کے۔شہد کی اَفادیت

## پہلے علماء اور صوفیاء طبیب بھی ہوتے تھے۔اَنگریز کے مشنری سکول اَور ہسپتال علماء کی نقل ہے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 59 سائیڈ B 1986 - 06 - 27)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جیسے اِسلام نے تمام باتوں کے بارے میں قواعد بتلائے ہیں مکمل کہ یہ قاعدہ ہے تو اُس سے ایک قاعدہ مفہوم ہو جاتا ہے اِسی طرح سے دواؤں میں بھی ایک تو یہ تعلیم دے دی کہ دوا کریں تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰہِ دُوسرے یہ کہ کچھ دوائیں بتلا دیں ایسی کہ جو مفید ترین ہیں بعض ایسی ہیں جو ہر حال میں مفید ہیں، کچھ طریقے بتا دیے ایسے کہ جن سے شفاء حاصل ہوتی رہے مثال کے طور پر سینگی لگوا لینا خون نکلوا لینا یہ بھی ایک چیز ہے۔ اَور شفاء کے بارے میں جڑی بوٹیوں میں رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے شُوْنِیْز کلونجی، کلونجی کو فرمایا ہے کہ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ ہر بیماری سے اِس میں شفاء ہے اِلَّا السَّامُ [1] سوائے موت کے۔اَب کلونجی کو کس طرح استعمال کیا جائے وہ اَطباء کی رائے پر موقوف ہے۔اَور دُوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر دَوا کے ساتھ شامل کر لیا جائے جو بھی دوا ہو رہی ہو زکام کی ہو نزلہ کی ہو کھانسی کی ہو کوئی اَور ہو اُس میں یہ ایک جزو کے طور پر شامل کر لی جائے۔ایک دَواء یہ اِرشاد فرمائی۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۷

دُوسری بات ایک قصے کے ذیل میں آ رہی ہے کہ ایک صحابی آئے اُنہوں نے عرض کیا کہ میرے بھائی کو دَست آ رہے ہیں اِسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِسْقِهٖ عَسَلًا اِسے شہد پلاؤ وہ گئے پلایا فائدہ نہیں ہوا پھر دَست آتے رہے وہ آیا اور کہنے لگا لَقَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا میں نے پلایا ہے مگر وہ تو اَور بڑھ گئے دَست زیادہ ہی رہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا پھر آیا پھر تیبارہ یہی فرمایا پھر چوتھی دفعہ وہ آیا تو پھر یہی اِرشاد فرمایا کہ اِسْقِهٖ عَسَلًا اُنہوں نے کہا کہ میں تو حضرت برابر پلا رہا ہوں اَور دَست بند تو نہیں ہوئے بڑھ ہی رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ [1] اللہ نے جو اِرشاد فرمایا وہ حق ہے اَور سچ ہے اَور تمہارے بھائی کا پیٹ جو ہے یہ غلط کہہ رہا ہے یہ غلط کام کر رہا ہے یا جھوٹا ہے۔ وہ پھر گئے پھر شہد پلایا پھر ٹھیک ہو گئے۔

## اِس اِرشاد کا مطلب :

مطلب یہ تھا جنابِ رسول اللہ ﷺ کے اِرشاد کا کہ اگر دَست آ بھی رہے ہیں تو وہ آنے ہی مفید ہیں اُس وقت اَور یہ شہد پینے سے نہیں رُک رہے تو نہ رُکنے بھی مفید ہیں۔ یہ مسہل اِنسان لیتا ہے اپنے ارادے سے اَور دست آتے ہیں اِس میں۔ مُنْضِجْ [2] دیتے تھے مسہل دیتے تھے موسموں کے بدلنے پر خصوصًا یہ موسمِ بہار میں۔ یہ نواب وغیرہ جو ہوتے تھے یہ لوگ اِسی طرح کرتے تھے ایک ہفتے مُنْضِجْ پیا پھر ایک مسہل لے لیا پھر مُنْضِجْ پی لیا پھر مسہل لے لیا تین ہفتے یا کتنے ہفتے چلتا تھا اِن کا کورس اُس سے پھر یہ سمجھتے تھے کہ اپنے آپ کو محفوظ کہ جو کچھ مادّے خراب پیدا ہوئے تھے وہ سب بدن سے خارج ہو گئے اُس کے بعد وہ جب بیٹھتے تھے اپنی نشست گاہ میں تو لوگ مبارک باد دینے آتے تھے اَور تحائف لاتے تھے یہ اِن کا ایک طریقہ تھا۔

عربوں میں ایک پرانہ طریقہ تھا یہ کہ وہ کہتے تھے رَاحَ اِلَى الْبَرِّ یعنی جنگل میں گیا ہے وہ، جنگل میں جو دیہات کے حصے ہیں یا قبائلی حصے ہیں اُن میں چلے جاتے تھے اُونٹ کا دُودھ پیتے تھے اَور صرف یہی پیتے تھے باقی چیز کوئی نہیں کھاتے پیتے تھے حتّٰی کہ اُس سے دَست آنے شروع ہو جاتے تھے تو جب دستوں میں بالکل دُودھ ہی خارج ہونے لگے تو پھر کہتے تھے کہ بس ٹھیک ہو گیا تو اُسے وہ لے آتے تھے تو دستوں کو مرض سمجھنا یہ بھی صحیح نہیں ہے وہ تو قصدًا بھی لائے جاتے ہیں مرض کے ازالے کے لیے، اِسی طرح یہ صحابی بھی تھے کہ وہ

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۷ [2] وہ دوا جو مواد کو پکا کر جسم سے قابلِ اخراج کرے۔

شہد پی رہا تھا اُور بھائی پریشان ہوتا تھا اُس کے بار بار اجابت کے تقاضے سے اُور آجاتا تھا اُور پھر رسول اللہ ﷺ اطمینان سے اِرشاد فرمادیتے تھے کہ شہد پلاتے رہو اُور پھر وہ آجاتا تھا چوتھی دفعہ کے بعد جو جا کر پلایا ہے اُس نے تو پھر وہ رُک گئے دَست۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دَست جنہیں وہ بیماری سمجھ رہا تھا شہد پینے کی وجہ سے ہی آرہے تھے اُور وہ آنا ہی شفاء تھا، کوئی ایسی چیز جمع ہوگئی تھی بدن میں کہ جس کا اِخراج ہی ضروری تھا اُور اُس کو طریقے سے شہد خارج کرر ہا تھا۔ آنکھوں میں بھی لگاتے ہیں اِس کو ہفتے میں ایک دفعہ، روزانہ نہیں کیونکہ تیز ہے یہ، روزانہ سے تکلیف بھی ہوسکتی ہے تو ہفتے میں ایک دفعہ لگاتے ہیں اُور یہ کہتے ہیں کہ ابتدائی حالات میں موتیا کے اگر لگا لیا جائے تو یہ آپریشن کا کام دیتا ہے۔

اچھا بعض درختوں پر جو (مکھیوں کا چھتا) لگتا ہے اُن کے خواص اِس میں آجاتے ہیں تو نیم کے درخت پر اگر لگ جائے یہ تو اُس کے خواص آجائیں گے اِملی کے لگ جائے تو اُس کے خواص آجائیں گے تو مختلف النوع چیزیں (اورتاثیریں) ہیں اپنی ذاتی الگ اور وہ چیز مزید کیونکہ وہ چیز تو پڑوس کی وجہ سے آرہی ہے غذا تو مکھی حاصل کرتی ہے پھلوں سے، قرآن پاک میں ہے مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ تمام پھلوں سے اور وہ حصہ لیتی ہے جو مفید ہی مفید ہے۔ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ پہاڑوں میں اُور درختوں پر گھر بنا یہ اللہ تعالیٰ نے دِل میں ڈالا ہے مکھی کے وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ اور جو یہ چھپر کی طرح سے پتے ہیں پودے جیسے اَنگور وغیرہ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ پھر تمام پھلوں سے کھا اُور اَب وہ اپنی غذا بھی پوری کرتی ہے اور شہد بھی دیتی ہے۔

اگر مکھی سیب کے اُوپر بیٹھ کر آئے اور وہ کاٹے کہیں تو جس جگہ اُس نے کاٹا ہے وہاں سے سیب کی خوشبو آتی رہے گی گویا وہ اپنے طریقے پر کوئی اللہ نے نظام اُس کا ایسا رکھا ہے ہاضمے کا کہ وہ جزو مفید جو اُس نے وہاں جمع کیا ہے وہ خارج بھی ہوتا رہتا ہے وہ لاکر یہاں چھتے میں جمع کرتی رہتی ہے۔ تو شہد میں مختلف تاثیریں ہیں۔ جامعیت اِس وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے سمجھ میں آتی ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھلوں میں سے لیتی رہتی ہے۔

اور بکری بھی بہت چیزیں کھاتی ہے تو اِس کو بھی کئی چیزیں کھلادی جائیں جو مفید ہوں اور اُس کا دُودھ

پیا جائے تو وہی بات ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں گاندھی اِسی طرح کرتا تھا وہ پھل کھلا دیتا تھا اپنی بکری کو اور دُودھ پیتا تھا وہ کہتا تھا کہ ہضم کرنے کی جو دِقت ہے اُس سے میں بچ گیا۔ ہضم کا کام اِس بکری نے کر لیا ہے پھلوں کی وجہ سے اَور میرے سامنے وہ نچوڑ جیسا آ گیا دُودھ کے ذریعے۔ کبھی کر لیتا ہو یا کرتا ہی رہتا ہو ایسے اُس کے بارے میں منسوب ہے کہ ایسے وہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ایک عجیب چیز بنائی ہے اور قرآن پاک میں اِرشاد فرمادیا ہے فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ یہ اُس زمانے کی بات ہے کہ جب کوئی آلات ایسے نہیں تھے کہ جن کے ذریعے سے اُس تجزیے تک پہنچا جا سکے کہ اُس تجزیے کے بعد یہ دعوی کیا جائے کہ اِس میں شفا ہی شفا ہے۔

اَور آج وہ چودہ سو سال بعد اِس کے تجزیے کریں تو بھی اِسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ تو جو دعوی قرآنِ پاک کا ہے وہ بالکل صحیح ہے، طریقے مختلف ہو گئے نہار منہ کھائے شربت بنا کے پیے نیم گرم پانی میں سوتے وقت پیے کس وقت پیے، کس میں پیے؟ دُودھ میں ڈال کر پیے تو جیسی غرض ہو ویسے لگا لیا جائے اِس کو۔ دواؤں کو محفوظ رکھنے کے لیے دواؤں میں بجائے چینی کے شربت کے یہ ڈال دیتے ہیں وہ محفوظ بھی رہتی ہے اور قوت بھی اُن کی بڑھ جاتی ہے۔

آقائے نامدار ﷺ نے ایسی دوائیں اِرشاد فرمائیں کہ جن میں جامعیت ہے مثال کے طور پر کلونجی کو فرمایا اور اُس میں جو جامعیت ہے وہ بھی بتلائی کہ اِس میں شفاء کا تقویت کا مادّہ ہے اِس طرح کا، بیماری کو دفع کرنے کی ایسی قوت ہے کہ موت کے سوا باقی تمام چیزوں کا علاج کر دیتی ہے۔ اب طریقۂ استعمال اِس کا وہ نہیں بتلایا کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو ایک طریقہ نہیں، مکلّف نہیں کیا اِنسان کو کہ اِسی طرح کرے استعمال خالی کلونجی ہی کرے استعمال، بس یہ بتلا دیا کہ یہ ایسا جزو ہے اَب اِس جزو کو اَور اجزاء کے ساتھ شامل کر لیں آپ، بالکل ٹھیک ہے اِرشاد پر بھی عمل ہو جائے گا اور وہ چیز بھی حاصل ہو جائے گی۔

رسول ﷺ نے جہاں عقائد اور عبادتیں بتائی ہیں وہاں معاملات بھی بتائے ہیں اور جب معاملات بتائے ہیں تو اَور بھی بہت چیزیں بتائی ہیں آداب بھی بتائے ہیں اَخلاقیات بھی بتائی ہیں اَور دوائیں بھی بتلائی ہیں رسول ﷺ نے۔ اَور وہ دوائیں جو آپ کی اِرشاد کردہ ہیں وہ بالکل الگ ہیں۔

## دوائیں صحابہؓ نے بھی بتلائیں ہیں، حضرت عائشہؓ کی طبی معلومات :

اور ایک ہیں لوگوں کی بتائی ہوئی دوائیں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کرتے

تھے اَور تاثیرات بتایا کرتے تھے اُن دواؤں کی ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت ساری دوائیں آتی تھیں تو اُن سے پوچھا گیا کہ یہ دوائیں آپ کو کیسے آتی ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا کہ جنابِ رسول للہ ﷺ کی آخری عرصے میں لوگ دوائیں رسول اللہ ﷺ کے لیے لایا کرتے تھے اور وہ بتلایا کرتے تھے کہ اِس کی یہ تاثیر ہے اِس کی یہ تاثیر ہے وہ مجھے یاد ہے تو اُن سے وہ علم حاصل ہوا، اُن کے علوم میں سے ایک علم یہ بھی تھا دواؤں کا علم۔

## مخلوق کی خدمت ، علماء اور صوفیاء طبیب بھی ہوتے تھے :

ہندوستان میں یہ طریقہ رہا ہے کہ علماء علاج بھی کرتے رہے ہیں صوفیا علاج بھی کرتے رہے ہیں اَب اُس سے لوگوں کی ہدایت کے راستے بھی کُھلتے تھے کہ ایک طرف وہ حکیم ہیں ظاہری امراض کا علاج کرتے ہیں بلاتمیز کے کہ آنے والا مسلمان ہے یا غیر مسلم ، وہ تعارف کا ایک ذریعہ بنتا تھا اور اُن کی اپنی زندگی اور اپنی قوتِ ایمانی جو ہے وہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتی تھی ۔تو یہ پہلے بہت عام طریقہ تھا کہ حکماء علماء ہوتے تھے اور علماء حکماء ہوتے تھے دونوں طرح کی چیزیں تھیں بہت بڑے بڑے عالم طبیب بھی گزرے ہیں۔

## علماء کے طریقے کی نقل ، انگریز کے مشنری سکول اور ہسپتال :

غالبًا انگریز نے یہاں آنے کے بعد یہ مشنری ہسپتال اور مشنری سکول جو کھولے ہیں یہ اُسی کی نقل ہے کہ جس طرح سے یہ علماء فائدہ پہنچا رہے تھے اور مذہبِ اِسلام میں لوگ داخل ہوتے چلے جا رہے تھے اِن کے اَخلاق سے معاملات سے تاثیرات سے ظاہری اَور باطنی متاثر ہوتے تھے اِسی طرز پر اُنہوں نے یہ ہسپتال اور سکول کھولنے شروع کیے ۔اَب ہمارے یہاں طریقۂ علاج زیادہ تر مختلف ہوگیا ہے بالکل۔

## آیئوویدک ہندوستان کا قدیم طریقۂ علاج :

پہلے تو آیئوویدک طریقہ تھا جو یہاں ہندوستان کا پرانہ آزمودہ چلا آرہا ہے وہ کشتہ جات سے علاج کا طریقہ تھا اُس میں فائدہ تیزی سے ہوتا ہے کشتے کی طاقت جو ہے وہ مرض کی رفتار سے زیادہ ہوتی ہے اِس لیے وہ مرض کو کنٹرول کرلیتا ہے لیکن اِن لوگوں میں بخل اِتنا آیا کہ بہت سے قیمتی نسخے ضائع ہوگئے بہت عجیب تاثیر والے ، ہڈی ٹوٹی ہو بالکل ٹھیک ہوجاتی تھی ۔ یہاں میانوالی میں ایک شخص ہیں کوئی وہ اِسی طرح علاج

کرتے تھے اور ایک آدمی تھا ڈیرہ اسماعیل خان میں اُس کی بہت ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں کسی لڑائی جھگڑے میں، علاج اُس نے بہت کیے اِس کو لے گئے وہاں یہی نسخہ تھا اُس کے پاس اِسی کو اُس نے آمدنی کا ذریعہ بنا رکھا تھا اور اپنا مکان اپنی رہائشگاہ بہت اچھی حالت میں بنائی اُس نے لیکن بیٹے کو بھی نہیں بتا رکھا تھا نسخہ اُس نے۔ اَب خدا جانے وہ زندہ ہے یا اِنتقال ہوگیا اُس کا۔ ماسٹر غلام نبی مرحوم آیا کرتے تھے وہ اُس کا حال بتلاتے تھے ہسپتال میں نہیں ہوسکا اُس کا علاج اِس کے پاس لے آئے اور اُس نے چندروز پٹی باندھی وہ ٹھیک ہوگیا تو کوئی ایسی چیزیں تھیں قوی التاثیر۔ آیوویدک طریقۂ علاج تو بہت پرانا ہے اُس میں کچھ نسخے ایسے بھی ملتے ہیں جو بہت ہی جلدی اَثر کرنے والے ہیں۔

اِسلامی طب کہنے کی وجہ :

دُوسرا طریقہ علاج پھر مخلوط ہوگیا اُس میں آیوویدک کا حصہ بھی کچھ آگیا کشتے وغیرہ اور یہ یونانی جڑی بوٹیوں کا بھی آگیا۔ اِس کو چونکہ علماء نے لیا ہے زیادہ اِس واسطے یہ ''اِسلامی طب'' کہلانے لگی۔ حالانکہ مشابہ ہے اِسلامی طب سے، اِسلامی طب تو اِتنے حصے کو کہا جاسکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے یا وہ جو اِس سے نکالی گئی ہوں چیزیں مگر آپ ﷺ نے اُصول بتلائے ہیں۔ تو اِس طرح اِس کی ایک تاریخ بنتی ہے اَب اِن نسخوں کے فقدان سے بہت نقصان پہنچا ہے اور اِس کی جگہ پھر ڈاکٹری نے لے لی کیونکہ اُن کے یہاں نسخے کھلے ہوئے ہیں فارمولے کھلے ہوئے ہیں لکھے ہوئے ہوتے ہیں (خُفیہ نہیں رکھے جاتے)، یہ نقصان پہنچا ہے آیوویدک والے حصے کو (اِس کے ماہرین کے بُخل کی وجہ سے)۔ طبِ یونانی البتہ قائم ہے ایسے پھر بھی بعض لوگوں کے پاس بعض نسخے مفید مل جاتے ہیں۔

یہ طب کا باب ہے اَور رسول اللہ ﷺ سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ ذکر کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں بھی آپ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعا............